السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید ایک دوپٹہ اس طرح ڈالتا ہے کہ ایک سرا آگے لٹکاتا ہے اور دوسرا سرا بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جا کر داہنے شانہ پر پیچھے کی جانب لٹکا لیتا ہے نماز بھی اسی طرح پڑھتا ہے عمرو کہتا ہے کہ یہ سدل ثواب ہے جو مکروہ ہے زید کا قول ہے کہ اس پر سدل ثوب کی تعریف صادق نہیں آتی ہے اور احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملتحفاً نماز پڑھی ہے شمائل میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث چادر اوڑھنے میں جو مروی ہے نفس اس امر کو کہ ایک سرا آگے کی جانب اور دوسرا پیچھے کی جانب لٹکانے میں شامل ہے پس امر استفسار طلب یہ ہے کہ سدل کی عند الفقہاء کیا تعریف ہے اور یہ امر سدل ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ سدل کی تعرف عند الفقہاء حسب ذیل ہے ۔

فی الہدایہ : "ہوان یجعل ثوبہ علی راسہ اوکتفیہ ثم یرسل اطرافہ من جوانبہ "[1]

(ہدایہ میں ہے (سدل یہ ہے کہ) وہ اپنا کپڑا اپنے سر یا کندھوں پر رکھے پھر اس کے کناروں کو (بغیر ملائے)چھوڑ دے)

وفی شرح وقایہ نقلا عن المغرب : "ہوان یرسلہ من غیر ان یضم جانبیہ "[2]

(شرح وقادیہ میں مغرب سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ (سدل) یہ ہے کہ اس کے کناروں کو (بغیر ملائے)چھوڑ دے)

وفی عالمگیریۃ :"ہوان یجعل ثوبہ علی راسہ اوکتفیہ فیرسل جوانبہ "[3]

(فتاوی عالمگیری میں ہے (سدل یہ ہے کہ) وہ اپنا کپڑا اپنے سر یا کندھوں پر رکھے پھر اس کے کناروں کو (بغیر ملائے)چھوڑ دے)

وفی ردالمختار نقلاً عن البحر الرائق : "وفسرہ الکرخی بان یجعل ثوبہ علی راسہ او علی کتفیہ ویرسل اطرافہ من جانبیہ اذالم یکن علیہ سراویل "[4]

(ردالمختار میں النحر الرائق سے نقل کیا گیا ہے کرخی نے اس (سدل) کی تفسیر یہ کی ہے کہ وہ اپنا کپڑا اپنے سر یا کندھوں پر رکھے پھر اس کے کناروں کو (بغیر ملائے)چھوڑ دے اور وہ پائجامہ نہ پہنے ہوئے ہو)

حاصل ان عبارات کا یہ ہے کہ سدل یہ ہے کہ چادر یا دوپٹہ یا دوسرا کپڑا سر یا شانے پر رکھ کر اس کے اطراف کو بغیر ملائے ہوئے چھوڑ دیں کرخی نے سدل کی تعریف میں ایک قید اور بڑھائی ہے وہ یہ ہے پائجامہ نہ پہنے ہوں تب امر مذکورہ سوال سدل میں داخل نہیں ہے سدل میں کپڑے کے اطراف کا نہ ملانا بھی شرط ہے جیسا کہ تعریف سدل سے جو بلا مذکور ہوئی واضح ہوا اور صورت مسئولہ میں جب دوپٹہ کا ایک سرا آگے لٹکایا گیا اور دوسرا سرا بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جا کر داہنے شانہ پر پیچھے کی جانب لٹکایا گیا تو دونوں طرف اس کے مل جائیں گے واللہ اعلم بالصواب ۔ کتبہ محمد عبداللہ۔

---

[1](الهداية (٦٤/١

[2]۔ شرح الوقاية (١٤٣/١)

[3](الفتاویٰ الهندية (١٠٦/١

[4](ردالمختار (٦٣٩/١ ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری